جاوید احمد غامدی

نبی کی ضرورت

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

انسان کو جس طرح یہ صلاحیت دی گئی ہے کہ وہ تمثیل و استقرا کے ذریعے سے استنباط کرتا ہے، جزئیات سے کلیات بناتا ہے، پھر اُن سے جزئیات پر حکم لگاتا ہے، بدیہیات سے نظریات تک پہنچتا ہے اور نامحسوس کو محسوس پر قیاس کرتا ہے، اِسی طرح یہ صلاحیت بھی اُس کو دی گئی ہے کہ وہ خیر و شر میں امتیاز کرتا اور نیکی اور بدی کو الگ الگ پہچانتا ہے، بلکہ اِس سے آگے بڑھ کر وہ اپنے پروردگار کی معرفت اور اُس کی عدالت کے شعور سے بھی خالی نہیں ہے۔ انسان کے بارے میں یہ حقائق ہم اِس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔ لہٰذا نبی کی ضرورت اِس لیے نہیں ہے کہ وہ انسان کو اِن چیزوں سے واقف کرائے۔ یہ سب چیزیں تو اُس کی خلقت کا حصہ اور اُس کی تخلیق کے پہلے دن ہی سے اُس کی فطرت میں ودیعت ہیں۔ قرآن کی جو آیت سرعنوان ہے، اُس سے واضح ہے کہ یہ ضرورت اِن چیزوں سے واقف کرانے کے لیے نہیں، بلکہ دو وجوہ سے پیش آئی ہے:

اولاً، اتمام ہدایت کے لیے۔ یعنی انسان کی فطرت میں جو کچھ بالاجمال ودیعت ہے اور جو کچھ وہ ہمیشہ سے جانتا ہے، اُس کی یاددہانی کی جائے اور اُس کی ضروری تفصیلات کے ساتھ اُس کے لیے اُسے بالکل متعین کر دیا جائے:

وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا، وَاَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ، وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ. (الانبیاء ۲۱: ۷۳)

”اور ان (نبیوں) کو ہم نے امام بنایا جو ہماری ہدایت کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے اُنھیں وحی کے ذریعے سے نیک کاموں کی اور نماز کا اہتمام کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

اور وہ ہمارے ہی عبادت گزار تھے۔''

ثانیاً، اتمام حجت کے لیے۔ یعنی انسان کو غفلت سے بیدار کیا جائے اور علم وعقل کی شہادت کے بعد اِن نبیوں کے ذریعے سے ایک دوسری شہادت بھی پیش کر دی جائے جو حق کو اِس درجہ واضح کر دے کہ کسی کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے:

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا، قَالُوْا: شَھِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا، وَغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا، وَشَھِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ. ذٰلِکَ اَنْ لَّمْ یَکُنْ رَّبُّکَ مُھْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَھْلُھَا غٰفِلُوْنَ. (الانعام ۶: ۱۳۰-۱۳۱)

''اے گروہ جن وانس، کیا تمھارے پاس خود تمھارے ہی اندر سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمھیں میری آیتیں سناتے اور اِس دن کی ملاقات سے خبردار کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہاں، ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں ـــــ اور اُن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالے رکھا اور اپنے خلاف خود گواہ بنے کہ بے شک، وہ کفر میں پڑے رہے ـــــ یہ اِس لیے کہ تمھارا پروردگار بستیوں کو اُن کے ظلم کی پاداش میں ہلاک کرنے والا نہیں ہے، جبکہ اُن کے باشندے حقیقت سے بے خبر ہوں۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com